بسم اللہ الرحمن الرحیم

حادثات سے ہم کیسے بچیں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بینی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

میرے دوستو! پچھلے خطبۂ جمعہ کے اندر آپ نے یہ سنا تھا کہ ہر آئے دن ہونے والے حادثات میں ہمارے لئے کیا کیا پیغام ہوتے ہیں،اور آج کے خطبۂ جمعہ کے اندر میں آپ کو یہ بتانے والا ہوں کہ ہم حادثات سے کیسے بچیں؟

(1) اللہ پر بھروسہ رکھیں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ سے بچ کے رہیں تو سب سے پہلے ہم ہمیشہ اپنے رب پر کامل یقین اور کامل بھروسہ رکھیں کہ ہمارے ساتھ ایسا نہیں ہوگا کیونکہ قرآن میں رب نے یہ وعدہ کررکھا ہے کہ ”وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ “اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔(الطلاق:3)اب آپ یہ سوچیں گے کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والوں کے لئے اللہ کیسے اور کس طرح سے کافی ہوجاتا ہے تو پھر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کو یاد کرلیجئے کہ جب ان کو سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام مکہ کے بے آب وگیاہ میدان میں تنِ تنہا چھوڑ کر روانہ ہوئے تو سیدہ ہاجرہ نے اپنے سرتاج ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ ” أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ “آپ مجھے تنِ تنہا چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں؟اور آپ تو مجھے ایک ایسی وادی میں چھوڑ کر جارہے ہیں جہاں نہ کوئی انسان ہے اور نہ ہی کوئی دوسری چیز ہے،یہ جملہ باربار کہتے ہوئے سیدہ ہاجرہ،سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے پیچھے پیچھے چل رہی ہوتی ہیں اور ادھر اللہ کے خلیل اپنی بیوی سیدہ ہاجرہ کے طرف پلٹ

کر بھی دیکھتے نہیں ہیں، بالآخر سیدہ ہاجرہ نے کہا کہ اے میرے سر تاج! " آللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا" کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے تو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے بس اتنا کہا کہ ہاں! اتنا سننا تھا کہ سیدہ ہاجرہ نے کہا "إِذَنْ لاَ يُضَيِّعُنَا" تب تو اللہ ہمیں اس ویرانے میں بھی ضائع وبرباد نہیں کرے گا۔ (بخاری:3364) اللہ اکبر۔ اسے کہتے ہیں اللہ پر بھروسہ کرنا، اور قرآن وحدیث کے اوراق شاہد ہیں کہ جب سیدہ ہاجرہ نے اللہ پر کامل یقین اور کامل بھروسہ کیا تو صرف یہ نہیں کہ اللہ نے ان کی حفاظت کی بلکہ ان کے آثار اور ان کے نام ونشان کو قیامت تک کے لئے زندہ رکھ دیا، اور میرے دوستو! آپ یہ اچھی طرح سے جان لیں کہ اگر ہم اللہ پر کامل بھروسہ رکھیں گے تو اللہ ہمیں موت کے منہ اور موت کے چنگل سے بھی بآسانی نکال لے گا، کیا آپ نے سنا نہیں کہ اللہ نے سیدنا موسی علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے کس طرح سے دریا میں راستہ بنادیا تھا، اور اس وقت مصیبت کی گھڑی میں ان کی قوم بنی اسرائیل نے سیدنا موسی علیہ الصلاۃ والسلام سے کیا کہا تھا وہ بھی قرآن میں مذکور ہے، قرآن گواہی دے رہا ہے کہ جب بنی اسرائیل نے یہ دیکھا کہ ان کے پیچھے فرعون اپنے لاؤ ولشکر کے ساتھ بھاگے چلے آرہا ہے اور سامنے دریا ہے، انہیں اپنی موت صاف نظر آرہی تھی، اور انہوں نے کہا بھی کہ اے موسی! " إِنَّا لَمُدْرَكُونَ " اب تو ہم پکڑے گئے کیونکہ پیچھے فرعون ہے اور سامنے دریا ہے، اب تو ہماری موت بالکل ہی یقینی ہے، یہ سن کر سیدنا موسی علیہ الصلاۃ والسلام نے اس وقت اللہ پر کامل بھروسہ اور کامل یقین کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ " كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ " نہیں! ہر گز نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ میرے ساتھ تو میرا رب ہے جو مجھے ضرور بالضرور کوئی نہ کوئی راستہ دکھادے گا، اور یہی تو ہوا کہ اللہ نے فوراً سیدنا موسی علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی کہ " أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ " اے موسی! سوچتے اور دیکھتے کیا ہو! بس اپنی مبارک لاٹھی کو دریا پر ماردو، تمہارے لئے راستہ خود بخود بن جائے گا، (الشعراء:61-63) تو دیکھا آپ نے کہ اللہ پر بھروسہ کرنے سے کس طرح سے اللہ نے بنی اسرائیل کو موت کے منہ اور موت کے چنگل سے بچالیا تھا، اسی طرح سے اگر ہم بھی اپنی زندگی کے ہر معاملے میں اللہ پر بھروسہ کریں گے تو اللہ ہماری حفاظت بھی ضرور کرے گا اور ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔

(2) اپنے رب سے اچھا گمان رکھیں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ سے بچ کے رہیں تو پھر ہم ہمیشہ اپنے رب سے اچھا گمان رکھیں، اور یہ سوچیں اور یہ کہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا ویسا کچھ نہیں ہوگا، ہم سب سے ایک بہت بڑی غلطی ہو رہی ہے کہ جب کبھی کہیں پر بھی کوئی حادثہ یا پھر کوئی اکسیڈینٹ ہوتا ہے تو ہم ڈر جاتے ہیں اور یہ سوچنے لگ جاتے

ہیں کہ کہیں اس طرح کے حادثات واکسیڈینٹ ہمارے ساتھ بھی نہ ہو جائے، نہیں میرے بھائیو نہیں ! ہمیں اس طرح کے شکوک وشبہات کو اپنے دل ودماغ میں کبھی بھی نہیں لانا ہے بلکہ ہمیشہ یہ کہنا ہے کہ ہمارے ساتھ ایسا ویسا کچھ نہیں ہوگا،اور آپ یقین جانئے کہ ہم جیسا سوچیں گے ویسا ہی ہمارے ساتھ ہوگا،اگر ہم یہ سوچیں گے کہ ہمارے ساتھ حادثات وغیرہ کبھی نہیں ہوں گے تو ہمارے ساتھ کبھی کوئی حادثہ نہیں ہوگا،لیکن اگر ہم کوئی حادثہ یا پھر کوئی اکسیڈینٹ دیکھ کر یہ سوچیں گے کہ کہیں یہ ہمارے ساتھ بھی نہ ہو جائے تو ہمارے ساتھ بھی ہو جائے گا،اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ تو خود آپ ﷺ نے اعلان کر دیا ہے کہ جو اللہ کے بارے میں جیسا سوچے گا اس کے ساتھ ویسا ہی ہوگا،حدیث قدسی ہے اللہ نے کہا کہ" أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ ظَنَّ بِي خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ "میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملات کو انجام دیتا ہوں اگر وہ اچھا سوچتا اور اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کو خیر وبھلائی ہی حاصل ہوتی ہے لیکن اگر وہ براسوچتا اور برا گمان کرتا ہے تو اس کے ساتھ برا ہی ہوتا ہے۔(احمد:9076،الصحیحۃ:1663)اور ایک دوسری روایت یعنی حدیث قدسی کے اندر ہے،اللہ نے یہ اعلان کیا کہ" أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ" میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق اس کے معاملات کو انجام دیتا ہوں،اب بندے کو اختیار ہے کہ جیسا چاہے ویسا میرے بارے میں گمان رکھ لے۔(احمد:19676، صحیح ابن حبان للألبانیؒ:632) سنا آپ نے کہ جیسا ہم اپنے رب کے بارے میں گمان رکھیں گے اور سوچیں گے تو ویسا ہی ہمارے ساتھ بھی ہوگا،اس لئے اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ سے محفوظ رہیں تو پھر ہم ہمیشہ اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھیں اور یہ سوچیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

(3) صلہ رحمی کریں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ میں بری موت سے ہمیشہ بچے رہیں تو پھر ایک بہت ہی آسان کام کرتے رہا کریں،اللہ ہمیں بری موت سے بچالے گا،وہ عمل یہ ہے کہ ہم اپنے رشتے داروں کے ساتھ ہمیشہ صلہ رحمی کرتے رہا کریں،کیونکہ رشتے داروں کی خبرگیری کرنا،رشتے داروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا،رشتے داروں کی مدد کرتے رہنا،رشتے داروں کی غلطیوں کو معاف کرنا،ہر اچھے برے میں رشتے داروں کا ساتھ دینا یہ ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے بری سے بری موت بھی ٹل جاتی ہے جیسا کہ سیدنا علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ وَيُوَسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ "کہ جس انسان کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ کر دیا جائے اور اس کی روزی روٹی میں کشادگی پیدا کر دی جائے اور اس کے اوپر سے

بری موت کو ٹال دیا جائے تو وہ انسان " فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ " اللہ کا تقوی اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے۔(احمد:1213، شیخ احمد شاکرؒ نے اس کی سندہ کو صحیح کہا ہے) تو اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں ہر طرح کی بری موت سے ہمیشہ محفوظ رکھے تو پھر ہم سب سے پہلے اپنے دلوں میں اللہ کا ڈر وخوف پیدا کریں اور ساتھ میں ہم اپنے اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی بھی کرتے رہا کریں، صلہ رحمی کا مطلب ہوتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور جس طرح سے بھی اپنے رشتے داروں کو فائدہ پہنچانا اور اوران سے ان کے شر وتکلیف کو دور کرنا۔

(4) فجر کی نماز کا اہتمام کریں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری حفاظت کرے اور اللہ ہمیں اس طرح کے حادثات وواقعات اور اکسیڈینٹ وغیرہ سے ہمیشہ بچا کر رکھے تو ہم ہمیشہ فجر کی نماز کی پابندی کیا کریں کیونکہ جو انسان بھی فجر کی نماز کو ادا کرتا ہے تو وہ اللہ کی حفاظت میں آ جاتا ہے جیسا کہ جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ " جو فجر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ حفاظت میں ہوتا ہے۔(ابن ماجہ:3945،اسنادہ صحیح) اب اگر ہم فجر کی نماز کی پابندی کریں گے تو اللہ ہماری حفاظت کرے گا اور اگر فجر کی نماز نہیں پڑھیں گے تو پھر اللہ ہمیں ہلاک وبرباد ہونے کے لئے چھوڑ دے گا۔اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔آمین۔اور میرے دوستو! یہ صرف فجر نماز کی بات نہیں ہے بلکہ پانچوں وقت کی نمازوں کا معاملہ ہی کچھ ایسا ہے کہ جو انسان پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کرے گا تو وہ مسلمان دنیا وآخرت میں خوشحال اور شاد وآباد رہے گا اور جو انسان پنجوقتہ نمازوں کی پابندی نہیں کرے گا تو وہ مسلمان دنیا وآخرت میں ہمیشہ پریشان وبدحال رہے گا۔اللہ ہم سب کو پانچوں وقت کی نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

(5) گھر سے نکلتے وقت کی دعا کا ہمیشہ اہتمام کیا کریں:

میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری جانوں کی حفاظت فرمائے تو پھر ہم ہمیشہ اپنے گھر سے نکلتے وقت ایک چھوٹی سی دعا کو ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ اس دعا کی فضیلت میں خود جناب محمد عربی ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ جو انسان بھی اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لے گا تو اس کی حفاظت کی جائے گی، وہ دعا ہے " بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ " یعنی کہ میں اللہ کے نام سے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلتا ہوں، کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا، اللہ کی مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔اب جو انسان یہ دعا پڑھ کر اپنے گھر سے نکلے گا تو اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے خود جناب محمد عربی ﷺ کی زبانی سن لیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ ایک

چھوٹی سی دعا پڑھ کر کوئی انسان اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے بارے میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جا " هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ " تجھے ہدایت ملی، تیری کفایت کی گئی،اور تجھے ہر آفت ومصیبت اور ہر بلا سے بچالیا گیا۔ سبحان اللہ۔ اور اس حدیث کے اندر یہ بات بھی موجود ہے کہ شیاطین اس دعا پڑھنے والے انسان سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اپنے شیطان دوست سے کہتا ہے کہ " كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ " تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیسے کام کرے گا جسے ہدایت دی گئی ہے اور جس کی کفایت کردی گئی ہے اور جسے بچالیا گیا ہے۔(ابوداؤد:5095،اسنادہ صحیح)اب اگر ہم یہ دعا پڑھیں گے تو ہماری حفاظت کی جائے گی ورنہ ہمیں ہلاک وبرباد ہونے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔

(6) اپنے ہر اچھے کام چھپ کر انجام دیا کریں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری حفاظت فرمائے اور ہر طرح کی آفت ومصیبت سے ہمیں بچا کر رکھا کریں تو ہم سب اپنے اپنے اچھے کاموں کو چھپ کر انجام دیا کریں،اور یہ آپ ﷺ کی تعلیم بھی ہے کہ " اسْتَعِينُوا عَلَى إِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْكِتْمَانِ فَإِنَّ كُلَّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُودٌ " تم اپنی ضرورتوں کو چھپ چھپا کر انجام دیا کرو، کیونکہ جسے بھی نعمتیں ملتی ہیں اس سے لوگ حسد کرنے لگ جاتے ہیں۔(الصحیحۃ:1453) دیکھئے آپ ﷺ نے کیا حکم دیا ہے اور لوگ کیا کرتے ہیں جب حج یا پھر عمرہ کو جاتے ہیں تو جانے سے پہلے اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، دعوتیں کرتے ہیں،اور آج کل تو لوگ عمرہ میں جانے سے پہلے ایک عظیم فنکشن ہی کرنے لگے ہیں کہ فنکشن ہال میں اپنا عقیقہ کرتے ہیں اور لوگوں کو کھلاتے ہیں اور پھر خوب واہ واہی لوٹتے ہیں،اسی طرح سے سماج ومعاشرے کے اندر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب لوگوں کو کچھ کرنا ہوتا ہے تو وہ کرنے سے پہلے ہی اس کا خوب ڈھنڈورا پیٹتے ہیں،اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے پورے محلے اور پورے سماج میں ان کا نام ہوگا،مگر ہوتا یہ ہے کہ اس کا کام رک جاتا ہے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہی نہیں ہو پاتا ہے کیونکہ اس وقت اس کی اس نعمت کو دیکھ کر کوئی ان سے حسد کرنے لگ جاتا ہے یا پھر اس انسان کو بری نظر بھی لگ جاتی ہے،اور جب بری نظر ایک انسان کو لگ گئی تو سمجھو کہ اس انسان کی ہلاکت وبربادی بالکل ہی یقینی ہے،اور یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ خود جناب محمد عربی ﷺ نے کہا ہے کہ بری نظر ایک انسان کو قبر میں پہنچا سکتی ہے، سنئے حدیث،فرمایا" إِنَّ الْعَيْنَ لَتُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَتُدْخِلُ الْجَمَلَ الْقِدْرَ " بے شک بری نظر تو آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کردیتی ہے۔(الصحیحۃ:1245، صحیح الجامع للألبانی:4144)اور ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ " الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ " بری نظر کا لگ جانا یہ برحق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت

لے سکتی تھی تو وہ یہی بری نظر ہے۔ (مسلم:2188)اور ایک تیسری حدیث کے اندر آپ ﷺ نے فرمایا کہ " الْعَيْنُ حَقٌّ تَسْتَنْزِلُ الْحَالِقَ "بری نظر کا لگ جانا برحق ہے اور بری نظر انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے بھی گرا سکتی ہے،اور اس کا معنی ومفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بری نظر پہاڑ کو بھی ہلا دیتی ہے۔(الصحیحۃ:1250)اور ایک چوتھی حدیث کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا"أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ بِالْأَنْفُسِ يَعْنِي الْعَيْنَ"کہ اللہ کی قضاوتقدیر کے بعد سب سے زیادہ بری نظر کی وجہ سے ہی میری امت میں اموات ہوں گی۔(الصحیحۃ:747، صحیح الجامع للألبانی:1206)دیکھا اور سنا آپ نے کہ بری نظر کتنی خطرناک ہے اسی لئے تو آپ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اے لوگو! "اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ تَعَالَىٰ مِنَ الْعَيْنِ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ "بری نظر سے اللہ تعالی سے پناہ طلب کرتے رہا کرو کیونکہ بری نظر کا لگ جانا برحق ہے۔(ابن ماجہ:3508،اسنادہ صحیح) اسی لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم ہر طرح کے حادثات اور ایکسیڈینٹ وغیرہ سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر ہم جو بھی اچھے کام کریں،اس کو ہمیشہ چھپ چھپا کر انجام دیا کریں۔

(7) صبح وشام کی اس دعا کو کبھی نہ بھولیں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ہر طرح کے حادثات وایکسیڈینٹ اور ہر طرح کی آفت ومصیبت سے بچے رہیں تو پھر ہم سب ایک بہت ہی آسان کام ہمیشہ کرتے رہا کریں،اور جو بھی مسلمان یہ آسان کام کرے گا تو اس کے لئے جناب محمد عربی ﷺ نے خود یہ ضمانت اور گارنٹی دی ہے کہ اس کی ہر صورت اور ہر حال میں حفاظت کی جائے گی۔ سبحان اللہ۔بہت ہی آسان عمل ہے،بس عمل کرنے کی ضرورت ہے، سنئے حدیث،سیدنا عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مسلمان صبح میں تین مرتبہ اور شام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا تو" لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ"اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ہے۔(ترمذی:3388،الادب المفرد:660)اور ایک دوسری روایت کے اندر اس دعا کی یہ فضیلت ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ "کہ اس دن اور اس رات میں اسے رتی برابر بھی کوئی مصیبت وتکلیف نہیں پہنچ سکتی ہے۔(مسند احمد:474)اور ایک تیسری روایت کے اندر ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی شخص صبح میں اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اسے شام تک کوئی اچانک آفت ومصیبت چھو بھی نہیں کر سکتی ہے اور اسی طرح سے اگر کوئی شام میں اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لے گا تو اسے صبح تک کوئی بھی اچانک آفت ومصیبت چھو نہیں سکتی ہے۔(ابوداؤد:5088،مسند احمد:528)اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ دعا کون سی ہے تو وہ دعا ہے" بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ" اس دعا کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ اس اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز نقصان نہیں دے سکتی ہے، اور وہ ہر بات کو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ تو میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر اس دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں اور ہمیشہ بلا ناغہ یعنی بغیر بھولے ہوئے اس دعا کا اہتمام ضرور کیا کریں، لیکن اگر ہم من میں آیا تو پڑھیں گے اور من میں آیا تو چھوڑ دیں گے تو اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ ہماری حفاظت کی جائے گی، جیسا کہ ابن ماجہ کے اندر اسی دعا کے نیچے یہ مذکور ہے کہ اس حدیث کو سیدنا عثمان غنیؓ سے اَبان بن عثمانؒ نے روایت کیا ہے، راوئ حدیث کہتے ہیں کہ حضرت ابانؒ کے جسم پر فالج کا اثر تھا، اب جب وہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو ایک شخص ان کو بڑی حیرت و تعجب سے دیکھ رہا تھا کہ یہ امام تو ایسی حدیث بیان کر رہے ہیں کہ یہ دعا پڑھنے سے ایک انسان کی حفاظت کی جاتی ہے مگر یہ خود مصیبت میں مبتلا ہیں، جب ایسا حضرت ابانؒ نے محسوس کیا کہ یہ شخص حدیث کو سن کر میری طرف تعجب سے دیکھ رہا ہے تو اس سے فرمایا کہ تم اس طرح سے میری طرف حیرت و تعجب سے کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اپنی جگہ پر بالکل ہی صحیح ہے، اور حدیث اسی طرح ہے جیسے میں نے تجھے سنائی ہے، لیکن ایک دن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی تو مجھے یہ فالج ہو گیا۔ (ابن ماجہ: 3869) اور ابوداؤد کے اندر ہے کہ ابان بن عثمانؒ نے اس تعجب کرنے والے انسان سے کہا کہ تو مجھے اس طرح سے تعجب سے کیوں دیکھتا ہے؟ اللہ کی قسم! نہ تو میں نے سیدنا عثمان غنیؓ پر جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی حضرت عثمان غنیؓ نے آپ ﷺ پر جھوٹ باندھا ہے، دراصل بات یہ ہے کہ جس دن مجھے یہ فالج کا اٹیک اور حملہ ہوا، اس دن میں بہت ہی زیادہ غصے میں تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔ (ابوداؤد: 5088) اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم اپنی سلامتی چاہتے ہیں اور ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ اور ہر طرح کی آفت و مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں تو پھر اس دعا کو کبھی نہ چھوڑیں۔

(8) تین آسان سورتوں کو پڑھنا کبھی نہ بھولیں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر طرح کی آفت و مصیبت اور ہر طرح کے اچانک ہونے والے حادثات سے بچ کے رہیں تو پھر ہم قرآن مجید کی تین آسان سورتوں کو پڑھنا کبھی نہ بھولیں، ان تین آسان سورتوں کی فضیلت میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مسلمان ان تین سورتوں سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس کو صبح میں تین تین مرتبہ اور پھر شام میں تین تین مرتبہ پڑھ لے گا تو پھر "تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ" اسے دنیا کی کوئی بھی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی ہے۔ (ابوداؤد: 5082، ترمذی: 3575، اسنادہ حسن) سبحان اللہ کتنی عظیم فضیلت ہے مگر ہم اور آپ اس سے غفلت و لاپرواہی میں ہیں، لوگ کتنے بڑے نادان ہیں کہ ان سورتوں کو تو پڑھتے نہیں ہیں مگر اپنے اپنے گھروں کی دیواروں پر

لٹکا کر رکھ لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ان کو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہوگا، جی نہیں! ہرگز نہیں! ان آیتوں کو لٹکانے سے کچھ بھی فائدہ ملنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ان آیتوں کو لٹکانے سے گھر والوں کی حفاظت کی جائے گی، اگر حفاظت کی جائے گی تو صرف اور صرف پڑھنے اور عمل کرنے سے، اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ان تینوں سورتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنالو، ہمیشہ اللہ کی حفاظت میں رہوگے اور ہر طرح کے حادثات اور آفت ومصیبت سے بچ جاؤگے۔

(9) کسی حادثہ واکسیڈینٹ کو سنتے ہی یا پھر دیکھتے ہی فوراً یہ دعا پڑھ لیا کریں:

میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر طرح کی آفت ومصیبت اور ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ وغیرہ سے ہمیشہ محفوظ رہیں تو پھر ہم آپ ﷺ کے اس فرمان پر ہمیشہ عمل کریں، ہم اگر اس پر عمل کریں گے تو اس بات کی ضمانت اور گارنٹی خود آپ ﷺ نے دی ہے کہ جو انسان بھی اس پر عمل کرلے گا تو اسے مرتے دم تک کوئی بھی مصیبت لاحق نہیں ہوگی، سبحان اللہ۔ وہ عمل یہ ہے کہ جیسے ہی ہم نے سنا اور دیکھا کہ کسی کے ساتھ کوئی حادثہ ہوا ہے، یا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ کسی کا اکسیڈینٹ ہوگیا ہے، یا پھر ہم نے یہ سنا اور یہ دیکھا کہ کوئی بڑی آفت ومصیبت سے دوچار ہوگیا ہے، یا پھر ہم نے یہ دیکھا اور سنا کہ کوئی کسی لاعلاج بیماری کے اندر مبتلا ہوگیا ہے تو سنتے اور دیکھتے ہی فوراً یہ دعا پڑھ لیں "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا" اس دعا کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا ہے جس میں اس اللہ نے تجھ کو مبتلا کر دیا ہے، اور اس اللہ نے تو مجھے بہت سارے لوگوں پر فضیلت عطا کر رکھی ہے، یہ چھوٹی سی آسان دعا ہے مگر اس دعا کی کتنی بڑی فضیلت ہے سنئے، جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی مصیبت میں مبتلا انسان کو دیکھ کر یہ دعا فوراً پڑھ لے گا تو "عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ" وہ انسان اس مصیبت سے ہمیشہ محفوظ رہے گا گرچہ وہ کتنی بڑی آفت ومصیبت ہی کیوں نہ ہو۔ (ابن ماجہ: 3892، اسنادہ حسن) اور ترمذی شریف کے اندر ہے، آپ ﷺ نے اس دعا کی فضیلت میں فرمایا "إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ" کہ جب تک وہ زندہ رہے گا تب تک تادم حیات وہ اس آفت ومصیبت سے محفوظ رہے گا، چاہے وہ جو بھی آفت ومصیبت ہو۔ (ترمذی: 3431، اسنادہ حسن) اور اسی ترمذی شریف کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ" کہ جس مصیبت کو دیکھ کر ایک مسلمان یہ دعا پڑھے گا تو پھر اسے یہ مصیبت تادم حیات کبھی نہیں لگے گی۔ (ترمذی: 3432، اسنادہ حسن) سنا آپ نے کتنی عظیم فضیلت ہے، اس لئے اے میرے بھائیو اور بہنو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں ہم ہر طرح کے حادثات واکسیڈینٹ اور ہر طرح کی آفت ومصیبت سے ہمیشہ

محفوظ رہیں تو پھر جیسے ہی ہم کبھی یہ سنیں اور یہ دیکھیں کہ فلاں کے ساتھ ایسا اور ایسا ہوا ہے، یا پھر کسی کے ساتھ کوئی بڑا حادثہ ہو گیا ہے تو ہم فوراً یہ دعا پڑھ لیا کریں، اللہ ہمیں ضرور بالضرور اس آفت و مصیبت اور اس حادثے و اکسیڈینٹ وغیرہ سے بچا لے گا۔

(10) ایسا کہنا کبھی نہ بھولیں:

میرے دوستو! اب آخر میں سب سے قیمتی ایک بات سن لیں اور یہ بات بتا کر میں اپنی بات کو ختم کر دیتا ہوں کہ ہم ہمیشہ اپنے جان کی حفاظت کیا کریں کیونکہ یہ جان اللہ کی دی ہوئی سب سے قیمتی چیز ہے اور آپ نے تو یہ محاورہ سنا ہی ہوگا کہ جان ہے تو جہان ہے، اور خود اللہ نے بھی اس کا حکم دیا ہے کہ " وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ" کہ اے لوگو! اپنے آپ کو ہلاکت و بربادی میں نہ ڈالو۔ (البقرۃ:195) تو ہم ہمیشہ اپنے آپ کو ہر اس کام اور ہر اس حرکت سے دور رکھیں جس سے ہمارا کوئی جانی نقصان ہو سکتا ہو جیسے کہ ہم زیادہ رفتار سے گاڑی وغیرہ نہ چلائیں اور نہ ہی ڈرائیور کو تیز چلانے کا حکم دیں، اور اپنے اپنے نوجوان بچوں کو بھی اس بات کی بار بار تلقین کرتے رہا کریں کہ وہ تیز رفتار سے گاڑی کبھی نہ چلائے، کیا آپ نے سنا اور دیکھا نہیں کہ اس تیز رفتاری نے نہ جانے کتنے نوجوانوں کی زندگیاں چھین لیں، تو ہم ہر طرح کے نقصان سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کریں، جہاں تک ممکن ہو سکے ہم ہر طرح کے احتیاط کو اپنائیں، دعائیں پڑھا کریں، جو جو باتیں ابھی ہم نے سنی ہیں ان تمام باتوں پر ہمیشہ عمل کیا کریں، اب اگر ساری احتیاطی تدابیر کو اپنانے کے باوجود بھی خدانخواستہ ہمارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ جائے تو ہم یہ نہ کہا کریں کہ اگر ہم ایسا کرتے تو ایسا ہمارے ساتھ نہ ہوتا، اگر میں یہ نہیں کرتا تو میرے ساتھ ایسا نہیں ہوتا، کاش! اگر میں یہ کر لیتا تو آج میرے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ، کیونکہ اس طرح کی باتوں سے ایک مسلمان کا دین و ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے، اب آپ کہیں گے کہ کیسے؟ تو سنئے حدیث، جناب محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ " احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ" جو چیز بھی تمہیں فائدہ دے سکتی ہے تم اس کی کوشش کرتے رہا کرو، اور اللہ سے ہمیشہ مدد مانگتے رہا کرو، اور لاچار و عاجز اور تھک ہار کر نہ بیٹھ جایا کرو، " فَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ" اور اگر خدانخواستہ تمہیں کبھی کوئی تکلیف یا پھر کوئی آفت و مصیبت پہنچ جائے تو " فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا" تو تم ایسا نہ کہا کرو کہ اگر میں اِس طرح سے کرتا یا پھر اُس طرح سے کرتا تو آج یہ دن دیکھنا نہیں پڑتا تھا " وَلَكِنْ قُلْ" لیکن تم یہ کہا کرو کہ " قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ" اللہ نے یہی مقدر میں لکھا تھا اور اللہ نے جو چاہا کیا، کیونکہ " فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ " لفظ اگر مگر، ایسا اور ویسا سے شیطان اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ (ابن

ماجہ:79، مسلم:2664)دیکھئے آپ ﷺ نے ہمیں کتنی عمدہ نصیحت کی ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو ہر طرح کے نقصان سے بچانے کی کوشش کریں، پھر اگر ہر طرح کی تدبیر اور ہر طرح کے احتیاط کو اپنانے کے باوجود بھی خدانخواستہ ہماری زندگی میں کوئی حادثہ ہوجائے تو ہم اگر مگر نہ کہا کریں، یہ نہ کہا کریں کہ کاش میں آج یہ نہیں کرتا تو یہ نوبت نہیں آتی تھی !کاش میں نے یہ نہیں کیا ہوتا،کاش میں نے وہ نہیں کیا ہوتا وغیرہ، کیونکہ اس طرح سے سوچنے اور بولنے سے شیطان حرکت میں آجاتاہے اور ایسے بولنے والے انسان کو شیطان گمراہ کردیتاہے، یا تو اللہ سے بدظن کردیتاہے یا پھر تقدیر کا منکر بنادیتاہے،اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! ہم ہمیشہ اس سلسلے میں ہوشیار رہیں اور شیطان کو کبھی کوئی موقع نہ دیں ،اور جیسے ہی ہماری زندگی میں کوئی حادثہ ہوجائے تو فوراً ہم یہی کہیں کہ ” قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ“ اللہ کی مرضی،جو اللہ نے لکھا تھا وہ ہوگیا۔

اب آخر میں اللہ رب العزت سے دعاگو ہوں کہ اے باراله تو ہم سب کو ہر طرح کے حادثات اور ہر طرح کی بری موت سے ہمیشہ محفوظ رکھ۔آمین۔ثم آمین یارب العالمین۔

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔ فتح دروازہ۔آدونی
ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔ ضلع کرنول۔آندھرا پردیش
Sharibsalafi9885@gmail.com
9885294745